اسلام میں مزدوروں کے حقوق اور ان کے مسائل کا حل

مولانا محمد اکرم مدنی
فاضل مدینہ یونیورسٹی مدرس جامعہ سلفیہ

یکم مئی (MAY DAY) کو عام طور پر مزدوروں کا دن منایا جاتا ہے۔ اور اسے مزدوروں کا دن کہنے والے اس کی تاریخ کا شمار 1886 میں امریکہ کے شہر شکاگو میں محنت کشوں پر ہونے والے مظالم سے کرتے ہیں۔ اوقات کار میں کمی کرنے کیلئے جدوجہد کرنے والے مزدوروں پر اس سال جو مظالم ہوئے اور بہت سے محنت کش موت کے گھاٹ اتار دیئے گئے اس کی یاد تازہ کرنے کیلئے مختلف ممالک میں یکم مئی کو جلسے جلوس منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سرخ جھنڈے لہرائے جاتے ہیں اور قرار دادیں پاس کی جاتی ہیں۔ اور کچھ نئے عزائم اور ارادوں کا انحصار کیا جاتا ہے اور بدقسمتی سے بعض مسلم ممالک میں بھی (جن میں پاکستان شامل ہے) یہ دن منایا جاتا ہے۔ اور باقاعدہ تعطیل کی جاتی ہے لیکن حقیقت میں یکم مئی کے دن کا مسلمانوں کی ملی اور اسلامی تاریخ سے کوئی واسطہ نہیں ہے اس کا تعلق کچھ ہے تو شکاگو کی تاریخ سے یا اس سوشلزم کی جدوجہد سے ہے جس کے دور حکومت میں مزدوروں کو نہ یونین سازی کی اجازت ہے اور نہ ہڑتال کا حق حاصل ہے۔ اور بلاشبہ محنت کشوں کی محنت، مزدوروں کی مزدوری کی عظمت کا اسلام نے اعتراف کیا ہے۔ جیسا کہ آئندہ سطور میں ذکر کیا جائیگا لیکن اس سے قبل کہ ہم اسلام میں مزدوروں کے حقوق اور ان کے مسائل کا تذکرہ کریں۔ اس بات پر اظہار افسوس کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ موجودہ دور میں بعض مسلم ممالک میں یکم مئی کو شکاگو میں ہلاک ہونیوالوں کو شہداء کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان غیر مسلم مزدوروں کو شہداء کہنا اسلامی تعلیمات اور اصطلاحات کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ اور شہید کی عظمت اور مقام کو داغ دار کرنے کی ناروا جسارت ہے کیا مسلمان ممالک کے حکمرانوں اور مسلمان مزدوروں، لیڈروں کو اتنا علم نہیں کہ شہادت کا رتبہ حاصل کرنے کیلئے بنیادی طور پر مسلمان ہونا ضروری ہے اور پھر اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر رہا ہو۔

لہٰذا ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے مزدور لیڈروں کا سخت محاسبہ کیا جائے جو کہ مزدوروں کا دن منانے کی آڑ میں اسلام کی مقدس تعلیمات کا مذاق اڑانے کی عمداً کوشش کرتے ہیں اب جبکہ پاکستان کی موجودہ حکومت نے قرآن و سنت کو ملک میں سپریم لاء قرار دے دیا ہے تو اب بالاولی ضروری ہوگیا ہے کہ سوشلزم اور اشتراکیت کے علم برداروں کا مقرر کردہ دن نظر انداز کرکے اسلامی تاریخ کی روشنی میں کوئی دن متعین کیا جائے۔ جس سے محنت کی عظمت بھی اجاگر ہو۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تاجر اور امیروں، مالک اور مزدوروں کے حقوق و مسائل کا عدل و انصاف کے ساتھ ادائیگی اور حل کا التزام بھی ہو۔

مذکورہ بالا مختصر اور قدرے طویل تمہیدی کلمات کے بعد قرآن و حدیث کی روشنی میں مزدوروں کی اہمیت اور محنت کشوں کے حقوق و مسائل کا تذکرہ کرتے ہیں تاکہ دشمنان اسلام کے پھیلائے ہوئے اثرات کو زائل کیا جاسکے کہ اسلام میں ان کی کوئی اہمیت نہیں (معاذ اللہ)

اسلام میں مزدوروں کی اہمیت

محنت اور مزدوری کی عظمت اور اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے بھی اپنے مبارک مقدس ہاتھوں سے محنت اور مزدوری کی ہے جبکہ ان سے کائنات میں کوئی بڑا انسان نہیں ہوتا۔ مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام، داؤد علیہ السلام، خاتم النبیین افضل الرسل حضرت محمد ﷺ کی محنت مزدوری کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ تاکہ لادینی قوتوں کے اس تاثر کو ختم کیا جا سکے کہ معاذ اللہ اسلام میں مزدوروں کی کوئی عظمت اور مقام نہیں ان کے مسائل کا کوئی حل نہیں (نعوذ باللہ)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محنت و مزدوری

قرآن کریم کی سورۃ القصص میں اللہ رب العزت نے اپنے جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی محنت و مزدوری کا تذکرہ فرمایا ہے جیسا کہ فرمایا:

قالت یابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین قال انی ارید ان انکحک احدی ابنتی ھاتین علی ان تاجرنی ثمانی حجج فان اتممت عشرا فمن عندک وما ارید ان اشق علیک ستجدنی ان شاء اللہ من الصالحین قال

ذالک بینی وبینک ایما الاجلین قضیت فلا عدوان علی واللہ علی ما نقول وکیل

ترجمہ: ان دونوں عورتوں میں سے ایک نے اپنے باپ سے کہا ابا جان اس شخص کو (موسیٰ) مزدور رکھ لیجئے بہترین آدمی جسے آپ مزدور رکھیں وہی ہوسکتا ہے جو قوی اور امانتدار ہو۔ اس کے باپ نے (موسیٰ) سے کہا میں چاہتا ہوں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کا نکاح تمہارے ساتھ کر دوں۔ بشرطیکہ تم آٹھ سال تک میرے ہاں ملازمت کرو اور اگر دس سال پورے کردو تو یہ تمہاری مرضی ہے۔ میں تم پر سختی نہیں کرنا چاہتا۔ تم ان شاء اللہ مجھے نیک آدمی پاؤ گے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا یہ بات میرے اور آپ کے درمیان طے ہوگئی ان دونوں مدتوں میں سے جو بھی پوری کردوں اس کے بعد کوئی زیادتی مجھ پر نہ ہو۔ اور جو کچھ قول وقرار ہم کر رہے ہیں اللہ اس پر نگہبان ہے۔

مذکورہ آیات کے تحت امام ابن کثیر اور دیگر مفسرین کرام نے حضرت ابن عباسؓ کی روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دس سال کی مدت پوری فرمائی اسی طرح ابو ذرؓ نے رسول اللہ ﷺ سے بیان فرمایا ہے:

قضی موسیٰ اوفاھما وابرھما

(ابن کثیر ۳/۱۱) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وہ مدت پوری فرمائی جو کہ زیادہ کامل اور ان کے خسر کیلئے زیادہ خوشگوار تھی (یعنی دس سال)۔ امام ابن کثیر اور دیگر مفسرین نے یہ روایت بھی ذکر فرمائی ہے: **ان موسیٰ علیہ السلام آجی نفسہ بعفۃ فرجہ وطعمۃ بطنہ۔**

یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنا پیٹ بھرنے اور اپنی عزت وعصمت کو بچانے کیلئے حضرت شعیب علیہ السلام کی دس سال تک مزدوری کی۔

ملازمت ومزدوری کیلئے دو اہم شرطیں

سورۃ القصص کی مذکورہ بالا آیات کے تحت تفسیر معارف القرآن میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مرحوم فرماتے ہیں:

ان خیر من استاجرت القوی الامین

یعنی شعیب علیہ السلام کی ایک صاحبزادی نے اپنے والد سے عرض کیا کہ آپ کو گھر کے کاموں کیلئے ملازم کی ضرورت ہے۔ آپ ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ ملازم میں دو صفتیں ہونا چاہئیں۔ ایک کام کی قوت وصلاحیت اور دوسری امانتداری آگے ذکر فرماتے ہیں۔

حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی کی زبان پر اللہ تعالیٰ نے بڑی حکمت کی بات جاری فرمائی۔ آج کل سرکاری عہدوں اور ملازمت کیلئے کام کی صلاحیت اور ڈگریوں کو تو دیکھا جاتا ہے مگر دیانت وامانت کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ عام دفتروں اور عہدوں کی کاروائی میں پوری کامیابی کے بجائے رشوت خوری، اقربا پروری، وغیرہ کی وجہ سے قانون معطل ہو کر رہ گیا ہے۔ کاش لوگ اس قرآنی ہدایات کی قدر کریں تو سارا نظام درست ہوجائے۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی محنت ومزدوری

حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق اللہ کا ارشاد ہے:

وعلمنٰہ صنعۃ لبوس لکم لتحصنکم من باسکم

ہم نے اس کو (داؤد) تمہارے فائدے کیلئے زرہ بنانے کی صنعت سکھا دی تھی تاکہ ایک دوسرے کی مار سے بچائے۔

اور دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

والنا لہ الحدید ان اعمل سبغت وقدر فی السدد

ہم نے لوہے کو اس کیلئے نرم کر دیا (اور اس کو ہدایت کی) کہ پوری پوری زرہیں بنا اور ٹھیک انداز سے کڑیاں جوڑ۔

علاوہ ازیں حضرت داؤد علیہ السلام کے متعلق آنحضرت کا ارشاد گرامی ہے:

ان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدیہ

کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ مبارک کی کمائی سے کھاتے تھے معلوم ہوا کہ محنت مزدوری کر کے کھانا اور کمانا یہ انبیاء علیہم السلام کا مقدس پیشہ رہا ہے۔ لہٰذا جس عمل اور پیشے کو انبیاء کرام نے اختیار کیا ہو وہ کیونکہ کم تر اور گھٹیا ہوسکتا ہے۔ بلکہ وہ تو اعلیٰ وارفع ہوگا۔

حضور علیہ السلام کی مزدوری اور اجرت

حضور کا ارشاد گرامی ہے:

ما بعث اللہ نبیا الا رعی الغنم فقال اصحابہ وانت فقال نعم کنت ارعاھا علی قراریط لاھل مکۃ

کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی پیغمبر ایسا نہیں بھیجا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپؐ نے بھی چرائیں؟ فرمایا ہاں! میں بھی چند قیراط پر مکے والوں کی بکریاں چرایا کرتا تھا۔

آنحضرت ﷺ کا بیت اللہ کی تعمیر میں شریک ہونا

جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اسماعیل علیہ السلام نے بیت اللہ کی تعمیر میں معمار اور مزدور کی حیثیت سے کام کیا۔ اسی طرح آنحضرت ﷺ نے بھی بحیثیت مزدور اللہ کے گھر کی تعمیر میں حصہ لیا۔ اور اپنے کندھے مبارک پر پتھر اٹھا کر لاتے تھے جیسا کہ امام بخاریؒ نے نقل فرمایا ہے:

لما بنيت الكعبة ذهب النبي ﷺ وعباس ينقلان الحجارة فقال العباس للنبي ﷺ اجعل ازارك على رقبتك فخر الى الارض وطمحت عيناه الى السماء فقال ارني ازاري فشده عليه

(۱/ ۶۷۵-۶۷۶، باب فضل المكة وبنيانها)

یعنی کعبہ کی تعمیر کے وقت حضرت عباسؓ اور آنحضرت ﷺ دونوں شریک تھے اور دونوں ہی پتھر اٹھا کر لاتے تھے۔ حضرت عباسؓ نے حضور سے فرمایا کہ اپنے ازار مبارک کو اتار کر کندھے پر رکھ لیجئے۔ تو حضور نے جب ایسا کیا تو آپ (شرم وحیاء کی وجہ سے) زمین پر گر پڑے۔ اور آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف بلند ہوئیں اور فرمایا میرا ازار مجھے دیجئے تو آپ نے اپنا ازار مبارک مضبوطی سے باندھ دیا۔

مسجد نبوی کی تعمیر میں مزدوری کرنا

مدینہ منورہ میں تشریف لانے کے بعد حضور نے مسجد نبوی کی تعمیر شروع فرمائی تو عام صحابہ کرام کے ساتھ خود بھی مزدوروں کی طرح اینٹ اور پتھر اٹھا کر لاتے تھے۔ اور زبان مبارک سے مندرجہ ذیل شعر پڑھتے تھے:

اللهم لا عيش الا عيش الاخرة

فاغفر الانصار والمهاجرة

الٰہی زندگی تو صرف آخرت کی ہے اور تو انصار اور مہاجرین کو معاف فرما۔ صحابہ کرام بھی آپؐ کے ساتھ مزدوری میں مشغول تھے۔ اور وہ بھی زبان مبارک سے مندرجہ ذیل شعر پڑھتے تھے:

لئن قعدنا والرسول يعمل لذالك

فالعمل المضل (رحمۃ اللعالمین ۱/۱۹۳)

رسول اللہ ﷺ کام کریں اور ہم بیٹھے رہیں، یہ تو بڑی ہی گمراہی کا کام ہے۔

خندق کھودنے میں صحابہ کرام کے ساتھ شرکت

غزوہ خندق میں حضور علیہ السلام خندق کھودنے میں صحابہ کرام کے ساتھ مصروف اور شریک ہیں۔ حتیٰ کہ سینہ مبارک کے بال مٹی سے چھپ گئے۔ خندق کھودتے وقت حضور علیہ السلام حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے مندرجہ ذیل اشعار بلند آواز سے پڑھتے تھے۔

اللهم لولا انت ما اهتدينا

فلا تصدقنا ولا صلينا

(رحمۃ للعالمین ۲/۱۳۱، وسیرۃ النبی شبلی ۱/۴۳۱، ۴۳۲)

اے اللہ تیرے سوا ہم ہدایت حاصل نہیں کرسکتے تھے اور نہ ہی تیری توفیق کے بغیر زکوٰۃ ادا کرسکتے تھے اور نہ نماز ادا کرسکتے تھے۔

فانزل سكينة علينا

وثبت الاقدام ان لاقينا

اے اللہ ہم پر طمانیت نازل فرما اور دشمن سے لڑائی کے وقت ہمیں ثابت قدم فرما۔ (رحمۃ للعالمین ۱/۱۳۱، سیرۃ النبی شبلی، ۱/۴۲۱)

ان الاعداء قد بغوا علينا

اذا ارادو فتنة ابينا

یقیناً دشمن نے ہم پر ظلم کرتے ہوئے چڑھائی کی ہے۔ وہ فتنہ گری ہیں ہمیں فتنے کی بات قبول نہیں اور صحابہ کرام بھی خندق کھودتے وقت جوش محبت میں بیک آواز پڑھتے تھے۔

نحن الذين بايعوا محمدا

على الجهاد ما بقينا ابدا

اور ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہمیشہ کیلئے محمد ﷺ کے ہاتھ مبارک پر جہاد کرنے کی بیعت کی ہے۔

مذکورہ بالا واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مزدوری کا کام انبیاء کرام نے بھی کیا اور اس میں عار محسوس نہیں فرمائی۔ اور صحابہ کرام کے ساتھ آخر الزمان، افضل الرسل، علیہ التحیۃ والسلام نے بھی محنت و مزدوری کرکے آنے والے تمام لیڈران کرام کیلئے اسوہ حسنہ پیش کیا۔ کیا مسلمان مزدور لیڈروں کو مذکورہ بالا تاریخی واقعات اور تاریخی کتب اور سیرۃ النبی کی کتابوں میں نظر نہیں آتے۔ اگرچہ ہم مخصوص ایام منانے کے قائل نہیں لیکن فرض محال اگر دنوں کو منانا جائز بھی تسلیم کیا جائے تو مسلمان ممالک میں یکم مئی کے بدلے وہ دن منایا جائے جس میں نبی ﷺ نے مسجد نبوی کی بنیاد رکھی اور اس کی تعمیر میں مزدوروں کی طرح مزدوری کی یا آٹھ ذوالقعدہ کی تاریخ متعین کی جائے جسمیں سرور کائنات محسن انسانیت خاتم الرسل پیغمبر تین دن سے پیٹ مبارک پر پتھر باندھ کر صحابہ کرام کے ساتھ خندق کھودنے میں مصروف رہے اسلامی جمہوریہ پاکستان جیسے ملک میں کمیونسٹوں اور اشتراکیوں کے موقف کی پذیرائی اور شکاگو کے ہلاک ہونے والے مزدوروں کو شہداء کے طور پر پیش کرنا تاریخ

پاکستان، نظریہ پاکستان، اور قیام پاکستان کے مقاصد کی تضحیک وتذلیل کے سوا، کچھ بھی نہیں ہے۔

محنت ومزدوری کی اہمیت کے متعلق احادیث رسول ﷺ

رسول اللہ ﷺ نے حلال کمائی کیلئے محنت ومزدوری کرنے کی بہت زیادہ فضیلت اور اہمیت بیان فرمائی ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہؓ بیان فرماتے ہیں: کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خیر الکسب کسب العامل اذا نصح (الترغیب والترھیب للحافظ المنذری ۱/۳۹۱)

بہترین کمائی مزدور کی کمائی ہے بشرطیکہ اپنے مالک کا کام خیرخواہی اور خلوص سے سرانجام دے اسی طرح ایک اور حدیث میں حضرت جمیع بن عمیر اپنے ماموں سے روایت کرتے ہیں کہ کسی نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے بہتر اور افضل کمائی کونسی ہے؟ تو آپ نے فرمایا عمل الرجل بیدہ وکل بیع مبرور (مسند احمد بن حنبل مع الفتح الربانی وشرح بلوغ الامانی ۱۵/۶)

کہ وہ تجارت کہ جس میں رب کی نافرمانی کے طریقے نہ اختیار کئے جائیں اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا (یہ دونوں تجارت اور جائز پیشہ روزی حاصل کرنے کیلئے بہترین طریقے ہیں)

حضرت مقدام بن معدیکرب نے حضور اکرم ﷺ سے محنت اور مزدوری کی اہمیت کے متعلق ایک حدیث بیان فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

ما اکل احد طعاما قط خیرا من ان یاکل من عمل یدہ وان نبی اللہ داؤد علیہ السلام کان یاکل من عمل یدہ (صحیح بخاری کتاب البیوع، باب کسب الرجال وعملہ بیدہ ج ۲/۶-۱۰۲)

کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر کھانا کسی شخص نے کبھی نہیں کھایا۔ اور اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھوں کی کمائی کھاتے تھے۔

مذکورہ بالا احادیث اور روایات سے مزدوری اور محنت کی اہمیت وفضیلت روز روشن کی طرح واضح ہے۔

مزدوروں کے حقوق

ایک مزدور اور ملازم آدمی کیلئے سب سے بڑا اور اولین مسئلہ اجرت کے متعلق ہے کہ اس کی ادائیگی میں حق تلفی نہ ہو۔ اور نہ ہی تاخیر اور ٹال مٹول۔ اس لئے سرور کائنات نے جو کہ رحمۃ للعالمین بن کر تشریف لائے مالکوں اور آجرین کو مندرجہ ذیل حکم فرمایا:

اعطوا الاجیر اجرہ قبل ان یجف عرقہ (سنن ابن ماجہ ۲/۸۱۷، کتاب الرھون باب اجر الاجراء)

کہ مزدور کا پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کرو۔

مندرجہ بالا حکم پر ہی صرف آپؐ نے اکتفا نہیں فرمایا بلکہ مزدوری کی اجرت اور مزدوری ادا نہ کرنے والوں اور حق تلفی کرنے والوں کو شدید وعید کی تنبیہ فرمائی جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث سے ثابت ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ ثلثۃ انا خصمھم یوم القیامۃ رجل اعطی بی ثم غدر ورجل باع حراً فاکل ثمنہ ورجل استاجر اجیرا فاستوفی منہ ولم یعطہ اجرہ (صحیح بخاری، کتاب الاجارہ باب (اثم من منع اجر الاجیر) ۲/۳۴، وابن ماجہ کتاب الرھون باب اجر الاجراء ۲/۸۱۶)

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کا ارشاد ہے۔ تین آدمی ہیں جن سے قیامت کے روز میرا جھگڑا ہوگا۔

نمبر 1: ایک وہ شخص جس نے میرا نام لیکر کوئی معاہدہ کیا پھر اس نے عہد کو توڑ ڈالا

نمبر 2: دوسرا وہ شخص جس نے کسی آزاد کو (اغوا کرکے) فروخت کردیا اور اس کی قیمت کھائی

نمبر 3: جس نے کسی مزدور کو مزدوری پر لگایا پھر اس سے پورا کام لیا اور کام لینے کے بعد اس کو اس کی مزدوری نہیں دی۔

آہ! آج ہمارے معاشرہ میں کتنے سنگدل اور پتھر دل لوگ موجود ہیں جو کہ اللہ کے نام کا حلف اٹھا کر معاہدہ کرتے ہیں اور ملک کے مختلف بڑے بڑے جلیل القدر مناصب اور عہدوں پر فائز ہوتے ہیں لیکن اس حلف اور عہد کی پاسداری نہیں کرتے۔ اور کتنے ہی ڈاکو اور لٹیرے ہیں جو کہ آزاد اور شریف انسانوں کو اغوا کرکے منہ مانگا تاوان وصول کررہے ہیں۔ اور یہ اغوا کا معاملہ پاکستانی لوگوں تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ اب ان کا ہاتھ غیرملکی لوگوں تک دراز ہوچکا ہے۔ جیسا کہ جاپانی طلبہ کو اغوا کیا جاچکا ہے۔ اور ابھی تک انکی رہائی کا مسئلہ حل نہیں ہوسکا۔ اور یوں یہ ڈاکو اور لٹیرے اپنے اس عمل سے ملک وملت کی بدنامی اور ننگ وعار کا باعث بن رہے ہیں۔ اور حکومت بے بس نظر آتی ہے۔ اور اغوا کا کیس بڑے مردوں تک محدود نہیں رہا۔ بلکہ معصوم بچوں کو اغوا کرکے ان کو خرکار کیمپوں میں رکھا جاتا ہے۔ اور بڑے ظالما

طریقے سے ان سے حسب منشاء کام لیا جاتا ہے۔ کیا اسلامی جمہوری پاکستان کے حکمرانوں سے عزت و آبرو، جان و مال کے تحفظ کی امید کی جاسکتی ہے؟

اسی طرح ہمارے ملک میں ایسے بھی لوگوں کی کمی نہیں ہے جو کہ ملازموں اور مزدوروں کا ان کی محنت اور مزدوری کے مطابق حق ادا نہیں کرتے۔ جس کی بناء پر معاشرے میں بے چینی کے آثار پائے جاتے ہیں۔ اس قسم کے ظالم لوگوں کو سوچنا چاہئے کہ قیامت کے دن اللہ کی عدالت میں کیا جواب دیں گے جبکہ ایسے مظلوموں کی طرف سے وکیل بھی خود احکم الحاکمین ہوگی۔

آجر اور اجیر کے تعلقات کی نوعیت

مزدور اور مستاجر کے درمیان تعلقات اس وقت مثالی اور خوشگوار رہ سکتے ہیں جبکہ اس کی بنیاد اخوت اسلامی اور بھائی چارے کے اصول پر ہو۔ جہاں دماغ میں دولت و ثروت کا غرور اور نخوت پیدا ہو اور اپنی برتری کا زعم ہو۔ وہاں مزدوروں پر طرح طرح کے مظالم ہوتے ہیں اور حق تلفی کی جاتی ہے اس لئے اسلام نے اس بارے میں یہ تعلیم دی ہے کہ ہم جن لوگوں سے محنت مزدوری اور خدمت کا کام لیں۔ ان سے ہمارا برتاؤ اور سلوک برادرانہ، مشفقانہ، مساویانہ، اور عادلانہ ہو نہ کہ ظالمانہ۔

چنانچہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے (اختصار کی وجہ سے صرف حدیث کا ترجمہ پیش خدمت ہے) کہ غلام تمہارے بھائی ہیں اور تمہارے مملوک ہیں۔ اور اللہ نے انہیں تمہارے ماتحت بنایا ہے [illegible] [illegible] [illegible] لوگ انہیں بھی کا [illegible]

ہو۔ اگر تم ان کو کسی ایسے کام پر مجبور کرو جو ان کی طاقت سے زیادہ ہو تو پھر اس کام میں ان کی معاونت کرو۔ (صحیح بخاری، کتاب الایمان ۱/۱۰)

مذکورہ بالا حدیث سے جو زیر دستوں اور ماتحتوں کے حقوق ثابت ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

کہ خادم، غلام، مزدور اور نوکر سے اتنا زیادہ کام نہ لیا جائے جو اس کی طاقت سے زیادہ ہو۔ وگرنہ ان کے کام میں ہاتھ بٹایا جائے۔

ان کی تنخواہ و مشاہرہ اور خوراک و لباس اور دوسری شرائط ملازمت کو دیانتداری اور امانتداری سے پورا کیا جائے اور انصاف سے کام لیا جائے، ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے۔

ان کی خطاؤں اور لغزشوں کو معاف کیا جائے اور ان پر ناروا اور ناجائز سختی کرنے سے پرہیز کیا جائے۔

غلام و آقا، حاکم و محکوم نیز آجر اور اجیر کے درمیان تعلقات کی نوعیت ایسی ہو کہ وہ ایک دوسرے کو اپنا بھائی سمجھیں۔

قارئین کرام!

مذکورہ بالا اسلام کی سنہری ہدایات کی روشنی میں اگر آج کے صنعتکار اور کارخانے دار اور مزدور طبقہ اپنے اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کریں اور ایک دوسرے کو بھائی سمجھ کر ایک دوسرے سے تعاون کریں اور اپنی اپنی ذمہ داری کا احساس کریں۔ تو یقیناً ہمارے ملک میں کارخانوں اور فیکٹریوں کی بندش اور ہڑتال کی نوبت نہیں آئیگی۔ اور نہ ہی مالکوں اور مزدوروں میں تعلقات کشیدہ ہونگے۔ بلکہ بھائی چارہ کی فضا پیدا ہونے کے ساتھ ساتھ پیداوار میں بے حد اضافہ ہوگا۔ اور اسی طرح مزدوروں کی بے چینی بھی ختم ہوگی۔ اور ان کے مسائل بھی حل ہونگے۔

اسلامی تعلیمات کے برعکس اگر اشتراکی نظریہ کا جائزہ لیا جائے تو وہ صرف لالچ، انتقام، حسد، کینہ اور نفرت پر مبنی نظر آتا ہے۔ کیونکہ اشتراکی فلسفہ مزدور کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ آجر کو لوٹ لے۔ اس کی اخلاقی تعلیم اسے یہ اجازت دیتی ہے کہ وہ مزدور کی آمریت قائم کرنے کیلئے جو حربہ استعمال کرے وہ جائز ہے۔ اس کا نصب العین صرف اور صرف یہی ہے کہ وہ دوسروں کی دولت کو چھین کر طاقت کے ذریعے اپنے آپ پر مسلط کر دے۔

اسلام نے دونوں طبقات کے درمیان عدل و انصاف کے اصولوں کو جاری فرمایا ہے۔ ایک کو دوسرے کا حق کھانے سے سختی سے روکا ہے اسلام نے ہر مسلمان کو رزق حلال کمانے کی تعلیم دی ہے۔ خواہ وہ کسی بھی طبقے سے تعلق رکھتا ہو کیونکہ حلال رزق سے ہی انسانیت ترقی کے منازل طے کرتی ہے۔

آخر میں ہم موجودہ حکومت سے توقع کرتے ہیں کہ وہ ملک میں سرکاری طور پر صنعتی اور لیبر پالیسی ایسی اختیار کرے گی جس میں مزدوروں اور آجروں کے حقوق اسلامی تعلیمات کی روشنی میں طے کئے جائیں گے۔ تاکہ ملک سے اس مظلوم طبقہ کے مسائل حل ہوں۔ اور ان کے بچے بھی خوشحالی کی زندگی بسر کر سکیں۔

اور ہمیں امید ہے کہ موجودہ حکومت اسلامی جمہوری پاکستان سے اشتراکی نظریہ کے علمبرداروں کا مقرر کردہ دن "یکم مئی" منانے کا پروگرام ختم کرے گی۔ اور اس کے بدلے اسلامی تاریخ کی روشنی میں کوئی اہم دن مقرر کیا جائے گا۔

آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔